22870 ـ بنك كو عمارت كرايہ پر دينے كا حكم اور كيا كرايہ كى رقم حلال ہے؟

سوال

ہم نے سودى لين دين كرنے والے ايك بنك كو عمارت كرايہ پر دى ہے، تو كيا حاصل كردہ كرايہ حلال ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سودى لين دين كرنا حرام اور كبيرہ گناہوں ميں سے ہے، اللہ سبحانہ و تعالى كا ارشاد ہے:

اے ايمان والو! اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو اور جو سود باقى بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پكے سچے مومن ہو، اور اگر تم ايسا نہيں كرو گے تو پھر اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كے ساتھ جنگ كے ليے تيار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ كرلو تو تمہارے ليے تمہارا اصل مال ہے، نہ تو تم خود ظلم كرو اور نہ ہى تم پر ظلم و زيادتى كى جائے گىالبقرۃ (278 ـ 279)

دوم:

جب سودى لين كرنا حرام ہو چكا تو پھر اس پر كسى بھى قسم كا تعاون كرنا بھى حرام ٹھرا، اس ليے كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہا كرو، اور گناہ و برائى اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو المائدۃ (2).

اور اس بنا پر تمہارے ليے كوئى جگہ سودى لين دين كرنے والے بنك كو كرايہ پر دينى جائز نہيں ہے اس ليے كہ ايسا كرنے ميں اس كبيرہ گناہ سود ميں بنك كے ساتھ معاونت ہوتى ہے.

" اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے سود كھانے، سود كھلانےوالے، اور اسے لكھنے والے، اور اس كے دونوں گواہوں پر لعنت كى اور فرمايا: يہ سب برابر ہيں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث میں باطل پر اعانت کرنے کی حرمت پائی جاتی ہے. اھـ

اور سندھی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سب پر لعنت صرف اس لیے کی کہ وہ گناہ میں شریك ہیں. اھـ

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں ایك عمارت کا مالك ہوں، اور ایك بنك نے اسے کرایہ پر دینے کی درخواست کی ہے، اور یہ بنك سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں سے ہے، تو کیا میرے لیے اس بنك اور اس طرح دوسرے سودی لین دین کرنے والوں کو یہ عمارت کرایہ پر دینا جائز ہے؟

تو کمیٹی کے علماء کرام رحمہم اللہ کا جواب تھا:

ایسا کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ مذکورہ بنك اسے سودی لین دین کرنے کا اڈا بنائے گا، اور اسے اس غرض سے عمارت کرایہ پر دینی حرام کام میں اس کا تعاون کرنا ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا تو فرمان یہ ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو المائدۃ (2).

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 423 - 424).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

معاصی و گناہ پر تعاون کرنے کی حرمت پر دلالت کرنے والی آیات اور احادیث بہت زیادہ ہیں، اور اسی طرح مذکورہ دلائل کی بنا پر سودی بنکوں کو جائداد اور عمارتیں کرایہ پر دینا جائز نہیں ہیں.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 395).

اور آپ جو اجرت اور کرایہ بنك سے لے رہے ہیں وہ حرام ہے، اسے نیکی و بھلائی کے کاموں میں صرف کر کے

اس حرام مال سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے، اور اس میں جتنی بھی جلدی ہو سکے اس سے چھٹکارا حاصل کریں.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو جسم بھی حرام پر پلا ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے"

اسے طبرانی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (4519) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور جو کرایہ آپ اس کی حرمت کا علم ہونے سے قبل لیتے رہے ہیں وہ تمہارے لیے حلال ہے، کیونکہ جب اللہ تعالی نے سود کی حرمت نازل کی تو یہ فرمایا .

اور جو شخص اللہ تعالی کی آئی ہوئی نصحیت سن کر رك گیا تو اس کے لیے وہی ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد البقرۃ (275).

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (2492) اور (8196) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .